

موضوع الخطبة: النهي عن الفساد في الأرض

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/حفظه الله

لغة الترجمة: الأردو

المترجم: سيف الرحمن حفظ الرحمن التيمي (@Ghiras\_4T)

موضوع:

زمین میں فاد پھیلانے کی ممانعت

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ)

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا

وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا)

حمد و ثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کا خوف ہم وقت دلوں میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح کا حکم دیا ہے اور فساد و بگاڑ سے منع فرمایا ہے، شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

ترجمہ: میرا اردہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنا ہی ہے۔ میری توفیق تو اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اصلاح کرنے والوں سے احبر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: (إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ)

ترجمہ: میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

نیز اللہ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ ایسی بستی کو ہلاک نہیں کرے گا جس کے باشندے اصلاح کرنے والے اور حکم الہی پر چلنے والے ہوں، ارشاد ربانی ہے: (وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلِهَا مُصْلِحُونَ)

ترجمہ: آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیکو کار ہوں۔

اے مسلمانو! اصلاح کی ضد فساد و بگاڑ ہے، اللہ تعالیٰ فساد اور فساد پھیلانے والوں کو سخت ناپسند کرتا ہے: (وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فساد یوں سے محبت نہیں کرتا۔

اللہ نے فساد پھیلانے سے منع فرمایا ہے: (وَلَا تَعْمَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ)

ترجمہ: زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

ساتھ ہی فساد یوں کو وعید بھی سنائی ہے: (فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ)

ترجمہ: دیکھئے ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا؟

اللہ تعالیٰ نے بہت سی فساد انگیز قوموں کو ہلاک و برباد کر دیا، فرعون کے بارے میں

اللہ کا فرمان ہے: (إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضَعِفُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ)

ترجمہ: یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی، اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ

بنارکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقت کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو

ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو فادیوں سے متصف کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ وہ فاد کو اصلاح سے موسوم کرتے تھے، فرمایا: (وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ) ترجمہ: جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فاد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار ہو! یقیناً یہی لوگ فاد کرنے والے ہیں، لیکن شعور (سجھ) نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ نے مصلحوں اور فادیوں میں تفریق کرتے ہوئے فرمایا:

(أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ)

ترجمہ: کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فاد مچاتے رہے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟

اے مومنو! عقیدے، عبادات، اخلاق اور معاملات میں بھی فاد پیدا ہوتا ہے، عقیدے میں فاد پیدا ہونے کی ایک شکل یہ ہے کہ: غیر اللہ سے تعلق داری رکھی جائے، غیر اللہ کی قسم کھائی جائے، اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور کے فتاویٰ کو فیصل بنایا جائے۔

عبادات میں بگاڑ پیدا ہونے کی شکل یہ ہے کہ حبان بوجھ کر فخر کی نماز طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جائے، بدعتوں اور دین میں ایجاد کردہ اعمال کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کیا جائے، جیسے عید میلاد النبی۔

اخلاق میں فساد پیدا ہونے کی صورت یہ ہے کہ: بے پردگی اور عملی میدانوں میں سرد وزن کے درمیان اختلاط کا مظاہرہ کیا جائے، ہم زبان کی آفتوں کا شکار ہوں، موسیقی اور گانے سننے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"یقیناً میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے"<sup>1</sup>۔

معاملات میں فساد پیدا ہونے کی ایک صورت یہ ہے کہ: سودی معاملات کئے جائیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)

ترجمہ: اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور انسان پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

"سود لینے والے اور سود دینے والے، سودی معاملہ کو لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والوں پر اللہ کی لعنت ہے" آپ نے فرمایا: وہ سب برابر ہیں "یعنی لعنت میں سب یکساں ہیں، کیوں کہ وہ اس معاملے میں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

معاملات میں فساد پیدا ہونے کی ایک صورت جو بہت زیادہ رائج ہے، وہ ہے: رشوت کالین دین، اس کی شکل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس مقصد سے مال دے کہ اسے وہ چیز مل جائے جس کا وہ مستحق نہیں، یا اس پر سے وہ چیز

<sup>1</sup> اس حدیث کو امام بخاری (۵۵۹۰) نے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ساقط کر دے جو اس پر واجب ہے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت بھیجی)<sup>2</sup>۔

رشوت کو عنلول (خیانت) سے موسوم کیا گیا ہے، عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے اور ان کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: (جسے ہم کسی کام پر متعین کریں اور اسے اس پر تنخواہ بھی دیں، تو جو وہ اس سے مزید لے گا وہ خیانت ہوگی)<sup>3</sup>۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جسے ہم کسی کام پر متعین کریں اور اس پر اسے تنخواہ بھی دیں، تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کے بعد کوئی اضافی چیز لے، اگر اس نے لیا تو وہ عنلول ہوگا، اور عنلول یہ ہے کہ مال غنیمت یا مسلمانوں کے بیت المال میں خیانت کی جائے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص تنخواہ دار ملازم ہو، خواہ حکومتی دفاتر میں یا پرائیویٹ اداروں میں، اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کی ملازمت کی وجہ سے دی جانے والے تحفے تحائف اور مال و منال کو وہ قبول کرے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ عنلول ہوگا۔

<sup>2</sup> اس حدیث کو امام احمد (۶۵۳۲) وغیرہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور مسند کے محققین نے اس کی سند کو قوی بتایا ہے۔

<sup>3</sup> اسے ابو داؤد (۲۹۴۲) نے بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح ابی داؤد میں اسے صحیح بتایا ہے۔

یہ تشبیہ بھی ضروری ہے کہ رشوت کا نام بدل دینے سے اس کی حقیقت نہیں بدل سکتی، جس نے رشوت لی اور اسے تحفہ یا اعزاز سے موسوم کیا تو وہ حقیقت میں رشوت خور ہی شمار ہوگا، کیوں کہ عبرت تو حقائق کا ہوتا ہے ناکہ ناموں کا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو فترآنِ عظیم کی برکت سے مالا مال کرے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکیمانہ نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے تمام گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی مغفرت طلب کریں، یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور خوب معاف کرنے والا ہے۔

## دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى.

حمد و ثنا کے بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن للتبیہ نامی شخص کو بنو سلیم کی زکاۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا، چنانچہ جب وہ اپنی ذمہ داری سے فارغ ہوا تو آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: پھر تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی میں کیوں نہیں بیٹھے رہے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، رات کی نماز کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق

شنا کے بعد فرمایا: اما بعد! ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں (حبزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے) اور وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پھر وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا اور دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی حبان ہے، اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو گی تو اس حال میں اسے لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہو گی۔ اگر گائے کی خیانت کی ہو گی تو اس حال میں اسے لے کر آئے گا کہ گائے کی آواز آرہی ہو گی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہو گی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری مmiarہی ہو گی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔

ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اتنا اوپر اٹھایا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔<sup>4</sup>

(اللہ تمہارے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرے) مخلوقوں میں سب سے بہترین اور انسانوں میں سب سے زیادہ پاک۔ باز محمد بن عبد اللہ پر درود و سلام بھیجو، جو صاحب حوض کوثر اور صاحب شفاعت ہیں، اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے، چنانچہ عزت و سربلندی اور علم والے پروردگار کا فرمان ہے:

<sup>4</sup> اے بخاری (۶۶۳۶) نے حضرت ابو حمید السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔



اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج، انہیں مزید سلامتی اور برکت سے نواز، جو پر رونق چہرہ اور تابندہ پیشانی والا ہے، اے اللہ تو ان کے چاروں خلیفہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ اور تابعین عظام سے اور قیامت تک اچھائی کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی تو اپنے عفو و درگزر، جود و کرم اور احسان و بھلائی کے صدقے راضی ہو جا، اے تمام مہربانوں سے بڑے مہرباں۔

اے اللہ تو اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا کر، اے اللہ تو اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی کی سنت اور اپنے مومن بندوں کی مدد و نصرت فرما۔

اے اللہ تو غمزدہ مسلمانوں کے غم کو دور فرما، پریشان حال لوگوں کی پریشانی کو ختم کر دے، مقروضوں کے فترض کی ادائیگی فرما، اور اے تمام مہربانوں سے بڑے مہرباں! تو اپنی رحمت سے ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفا یابی عطا کر، -

اے اللہ! تو ہمارے نفسوں کو تقویٰ عطا کر، انہیں پاک و صاف کر، تو نفس کو سب سے بہتر پاک و صاف کرنے والا ہے، تو ہی اس کا نگہبان اور مالک ہے۔

اے اللہ! تو ہمیں اپنے ملکوں میں امن و سلامتی عطا کر، ہمارے اماموں اور حاکموں کی اصلاح فرما، ہماری حکومت و سرماں روائی کا باگ ڈور ایسے شخص کے ہاتھ میں

ڈال جو تجھے سے خوف کھائے اور ڈرے، اور تیری رضا کا طلب گار ہو، اے دونوں جہان  
کے پانہار!

اے اللہ! مسلمانوں کے تمام حکمرانوں کو تو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو  
سربلند کرنے کی توفیق سے نواز، اور انہیں ان کے رعایہ کے لئے باعث  
رحمت بنا، اے ہمارے رب!

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

ترجمہ: ہمیں دنیا میں نیکی دے، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور  
عذاب جہنم سے نجات دے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد، آپ کے اہل خانہ اور جانثیں صحابہ پر رحمت  
نازل فرمائے اور خوب سلامتی بھیجے۔

از قلم: ماجد بن سلیمان الری

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

شہر جیل، مملکہ سعودیہ عربیہ